روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۹ ۴۴
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۷ | جمعرات ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ ' ۹ - احسان ۱۳۷۳ ہش ' ۹ - جون ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے

خدا کی راہوں کا علم انسان کو تقویٰ کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (-) تم تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تم کو علم عطا کرے گا۔ جس سے تم اس کی رضامندی کی راہ پر چل سکو گے۔ تقویٰ یہی ہے کہ انسان بالکل خدا کا ہو جاوے۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا۔ پھرنا۔ کھانا۔ پینا۔ ہر ایک حرکت و سکون خدا کے لئے ہو۔ جب وہ ہمہ تن اپنے وجود اور ارادوں کو خدا کے لئے بنادے گا تو پھر خدا بھی اس کا بن جاوے گا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

وعظ کا منصب ایک اعلیٰ درجہ کا منصب ہے اور وہ گویا شان (-) اپنے اندر رکھتا ہے۔ بشرطیکہ خدا ترسی کو کام میں لایا جاوے۔

وعظ کہنے والا اپنے اندر خاص قسم کی اصلاح کا موقعہ پالیتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کے سامنے یہ ضروری ہوتا ہے کہ کم از کم اپنے عمل سے بھی ان باتوں کو کرکے دکھاوے جو وہ کہتا ہے۔

بہرحال اگر ایک آدمی اپنی ہی غرض و منشاء کے لئے کوئی بھلی بات کہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے اس لئے اعراض کیا جائے کہ وہ اپنی کسی ذاتی غرض کی بنا پر کہہ رہا ہے۔ وہ بات جو کہتا ہے وہ تو بجائے خود ایک عمدہ بات ہے۔ نیک دل انسان کو لازم ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے جو وہ کہہ رہا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان اغراض و مقاصد پر بحث کرتا رہے جن کو ملحوظ رکھ کر وعظ کہہ رہا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۷۳)

تقویٰ پر مبنی مالی قربانی مقبول ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جب ہم دنیا میں مالی قربانی پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک جہت سے ہم اسے دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اول وہ مالی قربانی جو خالصتہً للہ کی جاتی ہے۔ جو تقویٰ پر مبنی ہوتی ہے۔ اس کے متعلق الٰہی قانون یہ ہے کہ وہ تھوڑی بھی ہو تو خدا کی نظر میں "بے شمار" کے طور پر مقبول ہوگی اور ایک مالی قربانی وہ ہے جو دنیا کے دکھاوے کے لئے یا دیگر اغراض کی خاطر کی جاتی ہے وہ اگر سونے کے پہاڑوں کے برابر بھی ہو تو وہ نامقبول ہوگی۔ فرماتا ہے کہ اگر تم نے سونے کے پہاڑوں کے برابر اس کی راہ میں خرچ کیا لیکن تقویٰ کی کمزوری کی وجہ سے یا کسی اندرونی گناہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو وہ دنیا میں نامقبول ہوا تو آخرت میں بھی تمہارے حصہ میں کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اس وقت تمہارا یہ اصرار کہ میں نے تو خدا کی راہ میں اتنا سونا خرچ کیا تھا۔ اتنے خزانے لٹائے تھے۔ اس اعتراض کی۔ اس وہم کی کوئی بھی حقیقت نہ ہوگی اس وقت خدا کے سامنے اپنی مالی قربانیاں پیش کرنا کہ فلاں گناہ کے بدلہ میں قربانیاں قبول فرما اور مجھے بخش دے یہ خیال' یہ وہم رد کر دیا جائے گا۔

(از خطبہ ۲۸ - مارچ ۱۹۸۲ء)

یاددہانی رپورٹ کارروائی
یوم تحریک جدید

○ امراء و صدر صاحبان کو ۲۹ - اپریل ۱۹۹۴ء بروز جمعتہ المبارک "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

بطور یاددہانی درخواست ہے کہ براہ مہربانی "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ ۲۹ - اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا گیا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید - ربوہ)

نکاح

○ محترمہ روبینہ اختر صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق اختر صاحب حال جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم شیخ منصور احمد صاحب ولد مکرم شیخ غلام احمد صاحب بہاول نگر محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۹۴-۶-۷ کو ربوہ میں مبلغ پانچ ہزار جرمن مارک کے عوض میں پڑھا اور دعا کرائی۔ عزیز شیخ منصور احمد محترم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔

مسلم بوسنین بھائیوں کو اپنے خاندانوں کا حصہ بنائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۹- احسان ۱۳۷۳ ہش ۹- جون ۱۹۹۴ء

نیکیوں کی ہوا

ہوا کے مخالف رخ پر چلنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ ہوا کپڑوں کو اڑاتی ہے اور وہ سنبھالے نہیں سنبھلتے۔ پاؤں آگے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے کوئی پیچھے کی طرف کھینچ رہا ہے۔ ذرا سا فاصلہ طے کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم انجانے میں ہوا کو کوستے ہیں لیکن ہوا بیچاری کیا کرے۔ وہ کسی سے امتیازی سلوک تو نہیں کرتی۔ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتی ہے۔ اور اس کا ایسا کرنا ہے بھی قدرتی بات۔

اور اگر ہم ہوا کے رخ پر چل رہے ہوں تو یوں لگتا ہے قدم ہم نہیں بڑھا رہے خود بخود. اٹھتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔ گویا ہماری ذرا سی کوشش کو پر لگ جاتے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم اڑ رہے ہیں۔ آہستہ چلنا ہمارے اختیار میں نہیں رہتا۔

کتنا فرق ہے دونوں حالتوں میں؟

لیکن اگر ہوا کے رخ پر چل رہے ہوں اور آگے بڑھتے نظر نہ آئیں تو ہوئی نا کوئی بات! ایسی بات جو نہیں ہونی چاہئے۔ ہمیں غور کرنا پڑے گا کہ ہمارے پاؤں میں زنجیر تو نہیں۔ وہ کیا ہے جو ہمیں آگے بڑھنے نہیں دیتا۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع نے گذشتہ روز خطبہ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ نیکیوں کی ہوا چلائی گئی ہے۔ اور جماعت کے ہر فرد کو چاہئے کہ اس ہوا کے رخ پر تیز رفتاری سے آگے بڑھے۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ سب سے زیادہ نحوست کسی قوم پر عبادت سے دور ہو جانا ہے اور اگر عبادت نصیب نہیں تو روحانی زندگی کا کوئی تصور ہی نہیں۔ گویا کہ پہلی بات تو یہ کہ نیکی کی ہوا چلی اس کی موجودگی میں ہمارے لئے نیکیاں کرنا آسان ہو جانا چاہئے اور نیکیاں کرنے کی رفتار تیز ہو جانی چاہئے۔ نیکیوں میں یوں تو بہت سے امور شامل ہیں۔ لیکن عبادت کرنا سب سے بڑی نیکی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور خلوص دل سے کرتا ہے وہ نیکیوں کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے اور کوئی موقع ضائع نہیں جانے دیتا۔ اسے خدا کی عبادت کے ساتھ اپنے بھائی بندوں کی خدمت کا خیال آنے لگتا ہے اور یہ خدمت بہت بڑی نیکی ہے۔

عبادت ہی سے روحانی زندگی معتبر ہے گویا کہ نیکیوں کی ہوا کے چلنے سے عبادت کا بھی موقع ملا۔ خدمت خلق کا اور اپنی روحانی زندگی کو بہتر بنانے کا بھی۔

حلیمی بردباری انکساری کا نتیجہ ہے
تشکر، وقت پر حاجت براری کا نتیجہ ہے
یہ بہتر ہے کہ ٹھنڈے دل سے ہم ہر بات کو سوچیں
غلط اقدام اکثر بیقراری کا نتیجہ ہے

ابو الاقبال

سر، ایک زمانے سے سرِ دار ہے لوگو
رسوائی مری رونقِ بازار ہے لوگو

میں نے تو بہاروں کا تماشہ نہیں دیکھا
آنکھوں میں مری دشت کا اک خار ہے لوگو

جس شخص نے ہمت سے حوالات گذاری
وہ، جانئے کیا بات ہے، بیمار ہے لوگو

ہو عزم مصمّم تو ہر اک بات ہے آساں
ہر باتَ، نہیں تو، بڑی دشوار ہے لوگو

لوگوں کو تشخّص پہ بڑا ناز ہے لیکن
نام و نسب اس دور میں بیکار ہے لوگو

سردار کو سرداری جتائے نہیں بنتی
جو قوم کا خادم ہے وہ سردار ہے لوگو

انساں ہے فرشتوں کی طرح رحم کا پیکر
انسان درندوں کا سا خونخوار ہے لوگو

جو توڑ رہے ہیں میں انہیں جوڑ رہا ہوں
یوں مجھکو حریفوں سے بہت پیار ہے لوگو

درویش کے کشکول میں اخلاص کی ہے بھیک
دل ایسی فقیری میں بھی زر دار ہے لوگو

یہ حسن کے چرچے ہیں مرے عشق کے مرہون
اور عشق مرا حسن سے بیدار ہے لوگو

سوچے نہ کوئی میری کسی بات کا مفہوم
ہر بات مری، اپنے سے، گفتار ہے لوگو

مجھ سے یہ گلہ ہے کہ میں چپ کیوں نہیں رہتا
چپ رہنا مری راہ کی دیوار ہے لوگو

لکھتا ہے نسیم اور وہ لکھتا ہی رہے گا
میں جانتا ہوں اس کو، قلمکار ہے لوگو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت یوسف علیہ السلام

اپنی کتاب یوسف علیہ السلام میں ستارہ مظفر مزید کہتی ہیں:-

حضرت یوسف علیہ السلام نے حکومت سنبھالتے ہی وہ تدبیریں شروع کردیں جو آنے والے ۱۴- سالوں میں ملک اور قوم کے لئے مفید ہوں- اور رعایا قحط سے بچی رہے- آپؑ نے ان سالوں میں جن میں پیداوار بہت اچھی ہوئی کھانے کی بہت ساری چیزوں اور غلہ وغیرہ کو کھیتوں کے آس پاس جو بستیاں تھیں ان میں ذخیرہ کیا- اور اس کثرت سے غلہ جمع کیا جیسے دریا کی ریت- یعنی وہ بے حساب تھا-

پھر جب قحط سالی کا زمانہ شروع ہوا تو مخلوق مصر غلہ کے لئے بادشاہ سے تقاضا کرنے لگی- بادشاہ نے انہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ اس کے پاس جاؤ اور جیسے وہ کہے ویسا کرو- تب حضرت یوسف علیہ السلام نے محفوظ غلہ مصریوں کے ہاتھ فروخت کرنا شروع کیا-

اب ہم آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خاندان کی بابت سناتے ہیں- آپ کو پتہ چلے گا کہ خدا کے نبی ہر ایک سے نیک سلوک کرتے ہیں خواہ وہ ان کا جانی دشمن ہی کیوں نہ ہو- اس زمانہ میں مصر میں ہی نہیں اردگرد کے علاقوں میں بھی سخت قحط پڑ گیا- اور کنعان میں حضرت یوسف علیہ السلام کا خاندان بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا-

جب حالت زیادہ خراب ہوئی- تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ مصر میں عزیز مصر نے اعلان کیا ہے کہ اس کے پاس غلہ محفوظ ہے تم سب جاؤ اور غلہ خرید لاؤ-

حضرت یوسف علیہ السلام خاص نظام کے تحت غلہ تقسیم کرتے تھے- حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے والد صاحب کے حکم کے مطابق غلہ لینے مصر پہنچے- اور یوسف علیہ السلام کے دربار میں پیش ہوئے- یعنی اسی بھائی کے دربار میں جسے وہ مصری گھرانے کا معمولی غلام بنا چکے تھے- حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا اور خدا کے حکم کے مطابق صبر کیا اور اس رقت کو برداشت کیا جو بھائیوں کو دیکھ کر ان کے دل میں پیدا ہوئی تھی- آپ نے تو ان کی شکل اور صورت بولنے کے انداز چلنے پھرنے کے طریق سے ان کو پہچان لیا لیکن آپ کے بھائی آپ کو نہ پہچان سکے شکل صورت سے تھوڑا سا خیال بھی آتا تو کیسے- وہ تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ تخت شاہی پر بیٹھا ہوا ان کا بھائی ہو سکتا ہے مگر ایک حقیقت تھی- اور خدا کا اپنے برگزیدہ بندے سے پیار کا معاملہ-

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا شروع میں خیال تھا کہ یوسف علیہ السلام باپ کے پاس نہ رہے گا تو ہماری عزت بڑھ جائے گی- مگر حقیقت یہ ہے کہ جسے خدا تعالیٰ نے عزت دینا چاہی وہ اس جدائی میں بھی دے دی- اور وہ اس قدر ترقی کر گئے کہ ان کے بھائی انہیں پہچان ہی نہ سکے- لیکن وہ یعنی بھائی ویسے کے ویسے ہی رہے-

حضرت یوسف علیہ السلام نے گھر کے حالات کرید کرید کر پوچھے- اور اس طرح آہستہ آہستہ سب کچھ معلوم کر لیا- اور پھر ان کو ان کی مرضی کے مطابق غلہ بھر دیا- اور جب ان کا سامان تیار ہو گیا تو انہوں نے بھائیوں سے کہا کہ قحط اس قدر سخت ہے کہ تمہیں دوبارہ غلہ لینے آنا پڑے گا-

مگر یاد رکھو آئندہ تم غلہ لینے آؤ تو اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو اپنے ساتھ لانا- جس کے متعلق تم نے مجھے کہا ہے کہ اس کا بھائی یوسف علیہ السلام گم ہو گیا ہے- اس لئے تمہارا باپ اس کو کسی طرح اپنے سے جدا نہیں کرتا- اگر تم بنیامین کو ساتھ نہ لائے تو آئندہ غلہ نہیں ملے گا-

کرید کرید کر سوالات پوچھنے سے بھائیوں کو شبہ ہو گیا کہ شائد ہمیں جاسوس سمجھا گیا ہے- کیونکہ یہ تو انہیں معلوم ہی تھا کہ مصری کنعانیوں کو اچھا نہیں سمجھتے-

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا کہ ہم بنیامین کو لانے کے لئے اپنے والد کو ہر طرح کی ترغیب دیں گے یہاں تک کہ وہ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجنے پر راضی ہو جائے-

حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تھا- تاکہ ان کے دلوں میں خود دوبارہ آنے اور بنیامین کو لانے کی خواہش پیدا ہو- بھائیوں کی فطری محبت میں حضرت یوسف علیہ السلام کو اس احسان پر مجبور کیا کہ غلہ کی جو قیمت انہوں نے دی تھی نوکروں کو حکم دے کر خاموشی سے ان کے بوروں میں رکھوا دی-

آپ کہیں یہ نہ سمجھنا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے شاہی خزانہ میں خیانت کی وہ خود وزیر تھے- اور یہ تو تھوڑی سی رقم تھی- جو ادا کرنا خود ان کے لئے معمولی بات تھی-

اس طرح آپ نے پہلے ڈرایا کہ اپنے اس بھائی کو نہ لائے تو غلہ نہیں ملے گا پھر روپیہ واپس کر کے امید پیدا کی تاکہ وہ دوبارہ آئیں اور یہ سب کچھ آپ نے بھائیوں کی اصلاح کے لئے کیا-

جب یہ قافلہ واپس کنعان پہنچا تو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے والد صاحب سے ساری بات کی کہ ابو اگر ہم بنیامین کو ساتھ نہ لے کر گئے تو آئندہ ہمیں غلہ دینے سے محروم کر دیا جائے گا- اس لئے ہمارے بھائی بنیامین کو بھی آئندہ ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ ہم زیادہ غلہ لے سکیں ہم اس کی حفاظت کی پوری کوشش کریں گے- ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ہی بتاؤ کہ یوسف علیہ السلام کے تجربہ کے بعد بھی میں اس کے متعلق تمہاری طرف سے مطمئن ہو سکتا ہوں- سوائے اس کے کہ جس صورت میں میں پہلے اس کے بھائی کے متعلق تمہاری طرف سے مطمئن ہوا تھا- یعنی پہلے میں نے تم پر یقین کر کے یوسف علیہ السلام کو تمہارے ساتھ نہیں بھجوایا تھا- نہ اب تم پر یقین کر کے اس کے بھائی کو تمہارے ساتھ بھجواؤں گا- پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس پر توکل کر کے بھجوایا تھا اور اب بھی اسی پر توکل کر کے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے

باقی صفحہ ۶ پر

صادقہ فضل

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ صادقہ فضل (ماڈل ٹاؤن لاہور) اپنی کتاب ام المومنین حضرت ام سلمہؓ میں مزید کہتی ہیں-

حضورؐ حضرت ام سلمہؓ کے ہاں تعزیت کے لئے تشریف لے گئے وہ اس وقت زار و قطار رو رہی تھیں ساتھ ساتھ بار بار کہتیں- ہائے غربت یہ کیسی موت ہوئی- آپؐ نے ان کو تسلی دی اور مندرجہ ذیل الفاظ ارشاد فرمائے-

"صبر کرو ان کی مغفرت کے لئے دعا کرو اور یہ کہو خداوند مجھے ان سے بہتر ان کا جانشین عطا کر" پر دعا کرنا چاہی اور پھر کی بھی مگر دل میں یہی خیال کرتی کہ بھلا ابو سلمہؓ سے بہتر ان کا جانشین کون ہو سکتا ہے- مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کا شرف حاصل ہوا اور خوشی خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی- تو پھر وہ دعا جو آپؐ نے میرے شوہر کی وفات پر کرنے کی ہدایت فرمائی تھی یاد آئی- جو کہ اب بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی- اور اس کی سمجھ آ گئی- بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر روئے زمین پر اور کون بہتر شخص تھا- جس وقت حضرت ام سلمہؓ کے شوہر نے وفات پائی اس وقت آپ حمل سے تھیں- بچہ پیدا ہوا اور عدت گزر گئی تو حضرت ابو بکرؓ نے ان کو نکاح کا پیغام بھجوایا- مگر انہوں نے انکار کر دیا بعد میں حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کا پیغام لے کر گئے- جس کے جواب میں حضرت ام سلمہؓ نے کہا کہ میں مجبور ہوں- بچوں والی ہوں اور پھر میری عمر بھی زیادہ ہے مگر آپؐ نے ان تمام باتوں کے باوجود آپ کو قبول فرما لیا- اب حضرت ام سلمہؓ انکار نہ کر سکیں اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کا شرف حاصل ہو گیا- یوں حضرت ام سلمہؓ کو جو شدید صدمہ اپنے شوہر کی وفات کا پہنچا تھا خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے اسے خوشی میں بدل دیا-

سیرت حضرت ام سلمہؓ بہت خوبصورت خاتون تھیں- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ کی خوبصورتی کا چرچا سنا تھا- جب دیکھا تو اس سے بڑھ کر خوبصورت پایا- ان کے بال گھنے اور خوش نما تھے- بہت عقلمند اور صاحب الرائے تھیں- آپ کے صاحب الرائے ہونے کا مشہور واقعہ کسے یاد نہیں جب صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حدیبیہ میں قربانی کرنے کا حکم دیا مگر ان میں سے کوئی شخص بھی قربانی کے لئے نہ اٹھا- کوئی بھی باوجود آپؐ کے فرمانے کے بھی آمادہ نہ ہوا- اور اصل معاہدہ کی سب شرطیں بظاہر مسلمانوں کے حق میں نہ تھیں- لوگوں کے دل اس وجہ سے بہت مغموم تھے- آپؐ نے جب یہ حال دیکھا تو گھر تشریف لے گئے اور حضرت ام سلمہؓ سے اس بات کا ذکر فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی قربانی کے لئے کھڑا نہیں ہوا- جس پر حضرت ام سلمہؓ نے نہایت دانشمندانہ مشورہ دیا انہوں نے کہا آپؐ کسی سے کچھ نہ کہیں بس باہر جا کر خود قربانی کریں- اور احرام اتارنے کے لئے بال منڈوائیں- چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے- اور قربانی بھی کی اور بال اتروائے اور پھر جب لوگوں نے آپ کو قربانی کرتے دیکھا تو خیال کیا کہ اب فیصلہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی- تو سب نے قربانیاں دینی شروع کر دیں- اور بھیڑ کا یہ عالم تھا کہ لوگ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے تھے- آپ کا یہ مشورہ نہایت سمجھداری کا تھا- اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کس قدر صاحب الرائے تھیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشیر احمد- امریکہ

بوسنیا کے بارے میں عیسائی اور مسلم ممالک کا رویہ

گزشتہ دنوں گورازدے Gorazde شہر میں جہاں بوسنیا کے مسلمانوں نے جن کو سربوں نے بالجبر گردو نواح کے دیہات سے نکال دیا تھا- اور ستر ہزار کی تعداد میں اس شہر میں پناہ گزین تھے- سربوں نے قیامت برپا کر دی- اس شہر کے تحفظ کی اقوام متحدہ نے ضمانت لی ہوئی ہے- یہ شہر سربوں کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے- اس شہر پر قبضہ کرنے سے سربوں کو جنوبی بوسنیا پر (وہ علاقہ جات جو سربوں نے مسلمانوں سے ہتھیائے ہوئے ہیں) گرفت مضبوط تر ہو جائے گی-

اس شہر پر قبضہ کرنے کے لئے سربوں نے ٹینکوں بکتر بند گاڑیوں اور بھارتی توپوں کو شہر کے گردو نواح کی پہاڑیوں پر نصب کر دیا تھا- نیٹو کے فضائی دیکھ بھال کے طیارے "Reconnaissance" سربوں کی فوجی حرکت اور ان کے مقصود سے بخوبی آگاہ تھے- مگر اس کے باوجود انہوں نے سربوں کی اس جارحانہ کارروائی کو روکنے کا کوئی خاطر خواہ قدم نہیں اٹھایا- سربوں نے Gorazde کے ارد گرد ٹینکوں اور توپوں کی ایک فصیل لگا کر شہر پر اندھا دھند گولہ باری شروع کر دی جو تین ہفتوں تک مسلسل جاری رہی- ان ظالموں نے دیگر عمارات کے علاوہ ہسپتال کی عمارت کو نشانہ بنایا- جس کے نتیجے میں سات سو مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا-

امریکہ کے پریذیڈنٹ کلنٹن کے سیکرٹری دفاع ولیم پیری نے جب سربوں نے مگلج Maglaj- بوسنیا کے شمال مغرب میں واقع شہر پر گولہ باری کی تھی- تو ایک بیان دیا تھا- "کہ جہاں دست بدست لڑائی ہو رہی ہو- وہاں اور نیز دوسری جگہوں پر فضائی قوت کے استعمال سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل سکتا"

امریکہ کے چیف آف سٹاف General John Shalikashvili نے بھی یہی کہا- کہ فضائی قوت کے استعمال کی دھمکی سے سربوں نے Sarajevo میں پسپائی کی ہے- وہ فضائی قوت بوسنیا کے کسی دوسرے شہر میں سربوں کے خلاف کار آمد نہیں ہو سکتی-

ان بیانات سے سرب درندوں کو شہہ مل گئی- اور وہ دو تین ہفتوں تک Gorazde پر مسلسل گولہ باری اور قیامت خیز تباہی برپا کرتے رہے- اگر نیٹو اور اقوام متحدہ کا مقصد بوسنیا کے مسلمانوں کا تحفظ ہوتا- تو وہ سربوں کو الٹی میٹم دے سکتے ہیں کہ اگر مگلج کے شہر پر ایک بم گرا تو وہ سربوں کے Pale میں واقع ہیڈ کوارٹرز پر بیس بم گرائیں گے- ایسے انتباہ سے وہ سربوں کو مسلمانوں پر اندھا دھند بمباری کرنے سے روک سکتے تھے-

دراصل مسلمانوں کے شہر Gorazde کی ہولناک تباہی سے نیٹو اقوام متحدہ اور عیسائی حکومتوں کی مکاری اور جنبہ داری کی قلعی کھل گئی ہے- گورازدے کی تباہی اور بربادی اور مسلمانوں کے قتل عام سے پریذیڈنٹ کلنٹن کی رگ انسانیت پھڑکی ان کے نیشنل سیکورٹی ایڈوائزر- انتھونی لیک نے ایک بیان میں کہا "سربوں نے بوسنیا کے مسلمانوں پر قتل و غارت اور نسل کشی کی ایک بھیانک رات مسلط کر دی ہے- اور یہ کہ انہوں نے نیٹو اور یو این او کے وقار کو ایک کاری ضرب لگائی ہے-" اس نے سربوں کو خبردار کیا کہ اس قتل و غارت اور نسل کشی کا انہیں بھاری خمیازہ بھگتنا پڑے گا-

سوال یہ ہے کہ نیٹو کی بے پناہ عسکری قوت کے باوجود یورپ کے لیڈروں نے سربوں کی مسلم کشی کو کیوں نہیں روکا؟ اس میں شک نہیں کہ سرب پریذیڈنٹ Solbodan milosevic بوسنیا سرب Radovan Karadzic اور بوسنیا کے سرب جنرل Ratko Mladic- بوسنیا کے مسلمانوں کو دیوانگی کی حد تک اپنے غیظ و غضب کا نشانہ سمجھتے ہیں-

فنانشل ٹائمز لندن کے ۱۸- اپریل کے اخبار میں Vitaly Churkin جو روس کی طرف سے بوسنیا میں مسلمانوں اور سربوں میں مصالحت کرانے کے لئے نمائندہ ہیں- انہوں نے گورازدے کی تباہی اور مسلمانوں کے قتل عام سے متاثر ہو کر یہ بیان دیا- "کہ بوسنیا کے سرب جھوٹ کے پتلے ہیں- اور وعدہ خلافی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے- ان کے ذہنوں پر جنگ کا بھوت دیوانگی کی حد تک سوار ہے-" مسٹر چرکن کی طرح روس کے وزیر خارجہ کوزی ایف نے بھی گورازدے پر تباہ کن بمباری اور سربوں کی اقوام متحدہ کے تحت فوجی روسی صلحکاروں کے خلاف حملہ پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے-

۲۸- اپریل کو اے بی- سی ٹیلی ویژن کی نامہ نگار محترمہ ڈائنا سائیر کا پریذیڈنٹ یلسن سے انٹرویو نشر ہوا- اس میں یلسن صاحب نے سربوں کی بوسنیا کے مسلمانوں کی نسل کشی کی سخت مخالفت کی- مگر ساتھ ہی سربوں پر نیٹو کی فضائی بمباری کے خلاف رائے دی-

امریکی سینٹ میں حزب اختلاف کے سینٹر باب ڈول نے اور سینٹ کی قانون کمیٹی کے چیرمین سینٹر بائیڈن نے بڑے زور دار بیانات دیئے کہ بوسنیا کے مسلمانوں پر عائد کردہ اسلحہ کی فراہمی کی پابندیاں ہٹا دی جائیں- اور یہ کو یو این او کے چارٹر کی دفعہ ۵۱ کے تحت ہر ملک کو اپنے دفاع کے لئے اسلحہ کی فراہمی کی کھلی اجازت ہے- امریکہ کی سینٹ نے بوسنیا کے مسلمانوں پر عائد کردہ اسلحہ کی فراہمی کی پابندیوں کے خلاف ایک قرار داد بھی پاس کی- مگر افسوس صد افسوس- انگلستان اور فرانس اس پابندی کو ہٹانے پر ہرگز آمادہ نہیں ہیں- وہ بوسنیا کے مسلمانوں کو نہتا رکھ کر سربوں کی گولہ باری کا شکار بنانے پر تلے بیٹھے ہیں-

یاد رہے کہ بوسنیا پر اسلحہ کی پابندی لگانے میں جارج بش اور اس کے وزیر خارجہ جیمز بیکر نے پابندی کی قرار داد یو این او میں پاس کروائی تھی- امریکہ کا یہی سابق پریذیڈنٹ بش ہی تو ہے- جس نے عراق کو تباہ و برباد کیا تھا- قیامت خیز تباہی عراقی عوام پر مسلط کرنے کے لئے امریکی فوج کے تمام اخراجات سعودی عرب اور کویت سے وصول کئے تھے-

سربوں کو خالی دھمکیاں دینے والا امریکی پریذیڈنٹ کلنٹن جو خود اعلیٰ کردار کا حامل نہیں ہے- اس کے حکم پر امریکہ نے کروز میزائیلوں سے عراق کی ڈیفنس عمارات کو ملیا میٹ کیا تھا-

اس کا پس منظر یہ ہے کہ جب جارج بش عراق کو تباہ و برباد کرنے کے صلے میں انعام و داد حاصل کرنے کے لئے بطور مہمان خصوصی کویت گیا تھا- تو کویتیوں نے چند عراقی باشندے گرفتار کئے اور ان پر یہ الزام لگایا- کہ صدام حسین نے ان کو جارج بش کو قتل کرنے کے لئے کویت بھیجا تھا- کویت میں ابھی ان عراقیوں پر مقدمہ چل ہی رہا تھا- اور عدالتی فیصلہ سننے سے پیشتر ہی- امریکی قانون کے مطابق ہر ملزم عدالت میں جرم ثابت ہونے سے پیشتر معصوم متصور کیا جاتا ہے- کلنٹن صاحب نے بغداد کے ڈیفنس سنٹر کو منہدم کرنے کا حکم دے دیا کروز میزائیلوں سے ڈیفنس کی عمارت کی تباہی کے علاوہ درجنوں معصوم عراقیوں کو ہلاک کر دیا-

سوچا جائے کہ امریکہ اور یورپین عیسائی ممالک بوسنیا کے مسلمانوں کی نسل کشی پر کیوں تلے بیٹھے ہیں- اس کا جواب پریذیڈنٹ رچرڈ نکس کی آخری زیر طبع کتاب میں ملے گا- اس میں نکسن لکھتے ہیں- کہ دنیا ہرگز ہرگز عیسائیوں یا یہودیوں کی نسل کشی کی کسی ملک کو اجازت نہ دیتی اور اپنی بے پناہ قوت سے اس کو کچل دیتی- مگر بوسنیا میں مسلمانوں کو قتل و غارت اور نسل کشی کی کھلی اجازت محض اور محض اس لئے روا رکھی گئی ہے کہ وہ بیچارے مسلمان ہیں-

پاکستان میں بوسنیا کی سفیر محترمہ ساجدہ سلاجک نے حال ہی میں ایک بیان میں کہا ہے- "کہ پاکستان کے سوا کسی ملک نے بوسنیا کی مدد نہیں کی" دنیائے اسلام کے لئے یہ نہایت شرم کا مقام ہے- عیسائی دنیا تو مسلمانوں کی نسل کشی پر آمادہ ہے- اور وہ مسلمان جو بچ کر عیسائی ملکوں میں پناہ لیتے ہیں- وہ پادریوں کا نشانہ بن جاتے ہیں- وہ ان کو ہمدردی اور احسان سے زیر کر کے عیسائیت کے دام میں پھنسا لیتے ہیں-

انگلستان کے پرائم منسٹر جان میجر' لارڈ اوون اور انگلستان کے وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ- بوسنیا پر اسلحہ کی فراہمی پر یو این او کی عائد کردہ پابندیوں کو ہٹانے پر ہرگز آمادہ نہیں ہیں- برطانیہ نے یو این کے تحت بوسنیا میں فوجی صلحکار بھیجے ہوئے ہیں- جو سربوں کے رحم و کرم پر ہیں-

یہ بات قابل ذکر ہے کہ برطانیہ کے لارڈ اوون اور امریکہ کے سابق سیکرٹری آف سینٹ Vance صاحب بوسنیا میں صلحکاری کے مشن میں دو سال تک مشغول رہے- سربوں نے مسلم کشی کو برقرار رکھا- اور بوسنیا کا ستر فیصدی علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا-

اوون وینس پلین جو بوسنیا کی علاقائی تقسیم پر مبنی تھا- بوسنیا کے سربوں کی اسمبلی میں پیش ہوا- جو انہوں نے رد کر دیا- یونان کے پرائم منسٹر اس اسمبلی میں شامل ہوئے- اور اس اسمبلی میں شمولیت کی وجہ محض یہ بیان کی کہ وہ آرتھوڈاکس عیسائی ہیں- اور یہ کہ سرب آرتھوڈاکس عیسائی ہیں-

فرانس کے وزیر خارجہ Alain Jappe صاحب بھی برطانیہ کے وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ کی طرح مسلمانوں پر عائد کردہ اسلحہ کی فراہمی پر پابندی کو ہٹانے پر آمادہ نہیں ہیں- یہی Alain Jappe صاحب ہی تو ہیں جنہوں نے حال ہی میں ہندوستان کا دورہ کیا تھا- اور مسئلہ کشمیر پر بھارتی موقف کی حمایت کا اعلان کیا تھا-

سوال یہ ہے کہ کیا اسلامی ممالک- عیسائی ممالک- انگلستان- فرانس امریکہ کی اسلام دشمنی کو کسی حد تک روک سکتے ہیں؟ اس کا جواب ہاں میں ہے-

ملیشیا کی اسلامی حکومت نے فروری ۹۴ء میں انگلستان سے اقتصادی تعلقات پر پابندی لگا دی- اسی وجہ سے کہ برطانوی میڈیا نے ملیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتیر محمد پر غیر مناسب تبصرہ کیا تھا- ملیشیا کی حکومت نے یہ اصرار کیا ہے کہ انگلستان پر لگائی ہوئی اقتصادی پابندی نہیں ہٹائی جائے گی جب تک برٹش میڈیا ڈاکٹر مہاتیر محمد صاحب سے معافی نہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ایم رفیق مرزا

خدا کی بخشش کے بارہ میں سوالات

ایک انگریزی روزنامہ انٹرنیشنل نیوز کے ۲۹ مئی کے شمارے میں ڈاکٹر ایم رفیق۔ مرزا۔ خطوط کے کالم میں اللہ تعالیٰ کی بخشش کے متعلق کچھ سوال پوچھتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم نہایت غلط طور پر اس بات پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ جو ہم نے ارادتاً کئے ہیں اور جنہیں ہم ساری زندگی دہراتے رہتے ہیں' بخش دے گا۔ نتیجہ اس کا یہ ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہو جاتے ہیں اور اپنی خواہشات کو اس طرح پوری کرنے میں مصروف رہتے ہیں کہ ہم نہ صرف اپنی روح کو تباہ کر دیتے ہیں بلکہ دوسرے لوگوں کے حقوق کو بھی پامال کرتے ہیں۔ کیا وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے پیغام کا علم رکھتے ہیں کچھ روشنی ڈال کر مندرجہ ذیل امور کی متعلق ہماری رہنمائی کریں گے۔

(۱) کیا خدا تعالیٰ ہمارے غلط کاموں کو جن کا تعلق غبن وغیرہ سے ہے (خیانت سے) اور جس سے ہم دوسرے لوگوں کا روپیہ جو ہمارے پاس امانت کے طور پر رکھا جاتا ہے مار لیتے ہیں بخش دے گا۔

(۲) کیا خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض سے غفلت برتنے پر معاف کر دے گا۔ ایسے فرائض جن کا تعلق دیگر افراد سے ہے۔

کیا خدا تعالیٰ ہمارے صدر' وزیر اعظم' قومی اسمبلی کے اراکین' سینیٹرز اور دوسرے ذمہ دار عہدوں پر سرفراز لوگوں کو جو دوسروں کے روپیہ سے اور شہریوں کے حقوق سے کھیلتے ہیں' معاف کر دے گا۔ کیا وہ لوٹوں کو معاف کر دے گا جو اپنے آپ کو روپیہ کی خاطر بیچتے ہیں۔ اور کیا وہ ان لوگوں کو معاف کر دے گا۔ جو ان لوٹوں کو خریدنے کے لئے روپیہ خرچ کرتے ہیں اور اس طرح لوگوں کی بہبود اور ان کے مفاد سے کھیلتے ہیں کیا وہ ان لوگوں کو معاف کر دے گا جو قرض حکومت سے' کواپریٹو سوسائٹی سے' یا بینکوں سے لیتے ہیں اور پھر قرض معاف کرا لیتے ہیں اپنے اثر کی وجہ سے۔ اس طرح لوگوں کے روپے میں خیانت کرتے ہیں۔ کیا وہ ان لوگوں کو بھی معاف کر دے گا جو ایسا کرنے کے لئے کسی کے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ کیا وہ ان لوگوں کے گناہ بخش دے گا اگر وہ ایسا کرنے کے بعد عمرہ کرنے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ کیا وہ ایسے اسلام کے نام لیواؤں کو بخش دے گا جو اسلام کی خوبیوں کا تو بہت ذکر کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ نیک اعمال کا ذکر نہیں کرتے اور خود بھی نیک اعمال نہیں کرتے۔ اور انسانیت کی خدمت بھی نہیں کرتے حتیٰ کہ اپنے گھر والوں کی بھی خدمت نہیں کرتے۔ کیا وہ ان منافق لوگوں کو بخش دے گا جو اپنے ایمان میں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں خیانت کرتے ہیں جو روز قیامت سے غافل ہیں۔ اور جن کا رویہ کرپشن سے ملوث ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان سوالوں کے جوابات ہمارے ضمیر کو جھنجھوڑیں۔ ہمارے دلوں کو روشنی عطا کریں اور اس طرح جو کنفیوژن ہے وہ ختم ہو جائے۔

یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا۔

Forgiveness by Allah

From Dr. M. Rafiq Mirza

We wrongly believe that our prayers will result in Allah (ST) forgiving our sins committed intentionally and often repeatedly throughout our lives. Consequently, we ignore our responsibilities in the world and indulge in satisfying our desires in such a way that we not only destroy our souls but also trample upon the rights of other human beings.

Will people with knowledge of Allah's message shed light on the following for our guidance:

— Would Allah (ST) forgive our misdeeds of embezzlement ("khianat") of other people's money entrusted to us?

— Would Allah (ST) forgive us if we neglect our duties towards other people?

— Would Allah (ST) forgive the president, the prime minister, MNAs, senators and others in responsible positions, who play with the money and rights of the citizens?

— Would He forgive those "lotas" who sell themselves for money? And would He forgive those who pay them to buy their loyalties and thus play games with people's welfare and interests?

— Would He forgive those who obtain loans from the government, co-operative societies and banks etc. then get them written off by influence and favour, thus embezzling people's money? Would He also forgive those who help them to do so?

— Would He forgive the sins of those people if they then go for Umra?

— Would He forgive those preachers of Islam who talk about the beauty of Islam, but which is not accompanied by good deeds and service to humanity, including their family?

— Would He forgive those who are hypocritical about their faith in Him, ignore the Day of Judgement and indulge in corrupt behaviour?

Maybe the answers to these questions will stimulate our conscience, enlighten our mind and thus lift the confusion.

Islamabad

ڈاکٹر عطاء الرحمان

ہیٹ سٹروک

وجوہات:۔ زیادہ دیر تک گرمیوں کے موسم میں دھوپ میں کام کرنے یا ایسی جگہ پر کام کرنے سے جہاں ہوا کا گذر کم ہو۔ اور کمروں کا درجہ حرارت زیادہ ہو۔ یا لباس ایسا ہو جس میں ہوا کا گذر نہ ہو اور انسولیٹڈ (insulated) ہو۔ بڑی عمر' موٹاپا' پرانی شراب پینے کی عادت یا عام صحت کی کمزوری بھی اس تکلیف کے شروع کرنے میں مدد کرتی ہے۔ بعض دوائیاں جو دیر تک استعمال کی جاویں ان کی وجہ سے بھی تکلیف جلد ہو سکتی ہے۔ 'Anticholinergics 'Antihistamines 'Cocaine Alcohol وغیرہ۔

علامات:۔ بیماری کا حملہ فوری ہوتا ہے۔ تکلیف شروع ہونے سے پہلے عام طور پر سردرد۔ سر کا چکرانا۔ اور شدید تھکن کا احساس ہوتا ہے۔ پسینہ بہت کم ہو جاتا ہے۔ جلد نرم ہوتی ہے۔ سرخی مائل اور عام طور پر خشک ہوتی ہے۔ نبض کی رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے ۱۶۰ یا ۱۸۰ کے قریب فی منٹ ہو جاتی ہے۔ مگر خون کے دباؤ (بی۔ پی) پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ٹمپریچر ۱۰۰ یا ۱۰۶ تک ہو جاتا ہے۔ ٹمپریچر کی زیادتی سے دماغ کو شدید مستقل نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر کسی مریض کی جو دھوپ میں ہو مندرجہ بالا علامات ظاہر ہوں تو اس کی تشخیص میں کوئی کلام نہیں ہوتا اور وہ عام طور پر ہیٹ سٹروک کا کیس ہو گا اور اس کا فوری علاج شروع ہونا چاہئے کیونکہ ہیٹ سٹروک میڈیکل ایمرجنسی Emergency ہے۔ ایسے مریض کو فوری طور پر دھوپ سے ہٹا کر سایہ دار جگہ کمرہ وغیرہ جہاں اگر بجلی کا پنکھا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ گیلے کپڑوں میں لپیٹ کر رکھیں اگر ہو سکے تو برف والے پانی کے ٹب میں تھوڑی دیر کے لئے ڈبو کر رکھیں۔ اور ناک وغیرہ پانی سے باہر رکھیں۔ اگر یہ چیزیں مہیا نہ ہوں تو نزدیکی۔ نہر۔ راجباہ یا جوہڑ تالاب وغیرہ میں بھی جسم کو کپڑوں میں لپیٹ کر رکھا جا سکتا ہے۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ جسم کا ٹمپریچر ۱۰۱ فارن ہائیٹ سے کم نہ ہونے دیا جائے ورنہ [illegible] تکالیف نمونیہ وغیرہ بھی ہو سکتا ہے۔ ان تکالیف سے محفوظ رہنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو دھوپ میں نہ جائیں۔ لباس سوتی اور ڈھیلا ڈھالا پہنیں سر اور گردن کو ڈھانپ کر رکھیں پانی۔ برف۔ سوڈا۔ یا دیگر مشروبات کا استعمال زیادہ کریں۔ بہتر ہے کہ پانی میں ہلکا سا نمک ملا لیا کریں۔ اسی طرح سے چائے وغیرہ میں بھی نمک ملایا جا سکتا ہے۔ مگر ہائی بلڈ پریشر کے مریض زیادہ نمک سے پرہیز کریں۔ ان حفاظتی تدابیر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تکالیف سے اپنے فضل سے بچائے رکھے۔ اصل محافظ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ شدید گرمی کی وجہ سے کسی وقت بھی ان تکالیف کے ہو جانے کا احتمال ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

مانگے۔ اور یا حکومت برطانیہ برٹش میڈیا کو مطعون نہ کرے۔ برطانیہ ملیشیا سے اقتصادی تعلقات بحال کرنے کے لئے انگلستان کی سابق وزیر اعظم محترمہ مارگریٹ تھیچر صاحبہ کو ملیشیا کے حکمرانوں کو رام کرنے کے لئے بھیجنے کا ارادہ کر رہے تھے۔ ملیشیا کے وزیر دفاع مسٹر نجیب عبدالرزاق صاحب نے کہا ہے کہ وہ انگلستان سے دفاعی ہتھیار نہیں خریدیں گے۔

حال ہی میں ایک مجلس میں پریذیڈنٹ کلنٹن نے بڑے کروفر سے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ سعودی عرب نے چھ بلین ڈالرز کے بوئنگ ہوائی جہاز خریدنے کا آرڈر دے دیا ہے۔ اس مجلس میں سعودی عرب کے سفیر برائے امریکہ شہزادہ بذر بن سلطان بھی تھے۔ انہوں نے بھی مجلس سے خطاب کیا اور سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان قریبی تعلقات کا ذکر کیا۔

اس اعلان پر فرانس اور برطانیہ کے حکمران بڑے برہم ہوئے۔ اور انہوں نے امریکہ پر اقتصادی بالادستی کا الزام لگایا۔ کیوں نہ ہو۔ وہ تو دولت مند عرب ممالک کو اپنی یورپین ائر بس بیچنے کی امید لگائے بیٹھے تھے اگر سوچا جائے۔ تو وہ پٹروڈالرز جو عرب حکومتوں نے امریکہ برطانیہ اور فرانس کو لٹائے ہیں۔ اگر وہ ان ممالک سے وہ آرڈر اس لئے منسوخ کر دیتے۔ کہ عیسائی ممالک نے بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کو سربوں کی نسل کشی سے بچانے کے لئے کوئی ہنگامی قدم نہیں اٹھایا اور یہ کہ انہوں نے ان مظلوم مسلمانوں پر اقوام متحدہ کی لگائی ہوئی پابندیوں کو نہیں ہٹایا۔

اور اگر اس کے ساتھ وہ یہ دھمکی بھی دے دیتے کہ ہم تیل کی فراہمی پر پابندی لگا دیں گے۔ جس سے عیسائی دنیا میں اقتصادی بحران پیدا ہو جائے گا۔

اگر تیل کے ذخائر پر قابض یہ عرب ممالک اپنی اسلام دوستی کا مظاہرہ کرتے۔ تو بوسنیا میں کسی عیسائی ملک کو مسلمانوں کو گزند پہنچانے کی ہرگز جرأت نہ ہوتی۔ کاش ایسا ہو سکتا!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیپٹن عبدالسلام خان — روزنامہ دی نیشن

ایک انگریزی نظم

ایک دفعہ پھر نیا سال ہماری خواہشات میں ہل چل مچانے کے لئے آگیا ہے۔ اور ہماری محاسبے کے لئے اندر کی طرف دیکھ رہی ہے۔

۱۹۹۳ء جو تکلیف دہ ۹۳ء تھا چلا گیا ہے۔ اور ۹۴ء جس کے دامن میں ویسی ہی تکالیف ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ' آگیا ہے۔ وقت ریت کے ذروں کی طرح ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے۔

اور ہیلو! ۹۴ء! تمہارے پاس کیا ہے' میں اس وقت ۷۰ سال کا ہوں۔ کیا میرے لئے کچھ مزید سال باقی ہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس نیلے آسمان کے نیچے ایک ایسا پیالہ ہے جو باری باری سب کو پلایا جاتا ہے۔ جب ایک اہل ایمان کا وقت اس پیالے کے پینے کا آتا ہے تو وہ مسکراتے ہوئے یہ پیالہ ہاتھوں میں لے لیتا ہے' وہ اس سے گریز نہیں کرتا۔

تیرہ دسمبر کو سیاچن کی عظیم بلندیوں پر یہ پیالہ پیش کیا گیا اور جسے پیش کیا گیا اس نے اسے بغیر کسی خوف کے قبول کر لیا۔ یہ شخص کیپٹن "حق" تھا۔ اور اس کے ساتھ نو اور جوان تھے۔ (جنہوں نے یہ پیالہ قبول کیا) یہ سب کچھ انہوں نے اللہ سے محبت کی خاطر اور ایمان کی خاطر کیا۔ اور اس پیالے کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے نوش کر لیا۔ اس دنیا سے جانے کا یہ کیسا پیارا طریق ہے۔ ان کی زندگی جو انہوں نے قربان کی اس کی قربانی اس لئے دی گئی کہ وہ ہمیں ہمارے ایک انتہائی سخت دشمن سے بچالے وہاں وہ ٹنوں برف کے نیچے دبے پڑے ہیں۔

کوئی شخص یہ کبھی نہ جان سکے گا کہ ہم ان کے کس قدر ممنون ہیں۔ یعنی ان دس نوجوانوں کے جن کے دل ایمان سے معمور تھے۔

۹۹۳ء اس میں کیا شک ہے کہ یہ تکلیف کا سال تھا۔ دسیوں لاکھ بے گھر ہو گئے ہزاروں جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ بوسنیا کشمیر صومالیہ میں خون نالیوں میں بہنے لگا۔ جبکہ دنیا کے ضمیر کے رکھوالے جو اپنے آپ کو مہذب دنیا کے نام سے موسوم کرتے ہیں یہ سب کچھ دیکھتے رہے اور وہ بھی نفرت سے۔ ہمیشہ اس خون کے چھینٹے ان کے ہاتھوں پر اسی طرح نظر آئیں گے جس طرح کے چھینٹے نظر آتے تھے۔

آیئے ہم قسم کھائیں ایک دفعہ پھر ایسا کریں کہ یہ سارا خون رائیگاں جانے کے لئے نہیں بہا۔

آیئے ہم اس بات کو یاد رکھیں کہ دسیوں لاکھ ستاروں کی موت سے ایک نئی سحر طلوع ہوتی ہے۔ جس طرح منگول کے غولوں کے حملوں سے کعبہ کے محافظ پیدا ہوئے تھے۔

جنگ کا طبل بج چکا ہے اور جنگ کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہ جنگ ان بے رحم ٹھگوں کے درمیان ہے جو اپنی شراب اور اپنے سگریٹ کے ڈھیر اکٹھے کرتے ہیں کیڑے مار دوائیں اور منشیات اور ان کے مقابلہ میں قرآن مجید کا نمونہ ہے جو انسانیت نواز ہے۔ جس سے ہر انسانی ضرورت کی پذیرائی ہوتی ہے۔ یہ ایک مغرب کی مادہ پرستی اور مشرق کی روحانیت کے درمیان جنگ ہے۔ زندہ رہنے کا صرف اسی کو حق ہے جو سب سے زیادہ بہتر ہے اور غریب جس کا ورثہ غربت ہے ان لوگوں کے درمیان ہے۔ یہ اس ابھاری گئی بربریت کے خلاف ہے جسے مغرب کے لیڈروں نے شروع کیا ہے اور دوسری طرف حزب اللہ ہے جس کے پاس خدا پر توکل ہے۔ شیطان جو مغرب کی شرارت اور چالاکی پر انحصار کرتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ مومن کے حوصلے اور اس کی بہادری کی طرف دیکھتا ہے۔

وہ اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھانے کے لئے بے سود کوششیں کرتے ہیں۔ اس کے ارادوں کو کون شکست دے سکتا ہے۔ اس کی طاقت کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔

لیکن تم میرے فرزندو! تمہیں ایک کردار ادا کرنا ہے تاکہ اس کے یعنی خدا کے ارادے تکمیل تک پہنچیں ہاں تمہارے لئے جو کہ مسلمان نوجوان ہو خدا تعالیٰ کا ہاتھ آگے بڑھ رہا ہے اور اس کی زبان بھی۔ تمہیں چاہئے کہ تم مضبوط ایمان کے مالک بن جاؤ۔ اے نوجوانو جو عام طور پر کاہل ثابت ہوتے ہو۔ ایک مسلمان کی منزل ان ستاروں سے بہت آگے ہے اور اس کے واسطے ستارے راستے میں پڑی ہوئی گرد کے سوا کچھ نہیں۔ اس دنیا کی اشیاء کے لئے خواہشات میں الجھے رہنا درست نہیں ہے اس کی بجائے تمہیں چاہئے کہ تم اپنی نگاہوں کو بلند کرو اور اگلی دنیا تک پہنچو اور تمہیں جان لینا چاہئے کہ مسلمانوں کا خون جو نالیوں میں بہہ رہا ہے کبھی ضائع نہیں جائے گا۔

یہ تو دراصل نئی دلہن کا میک اپ ہے اس کی خوب صورتی کے لئے یہ خون بہایا گیا ہے اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ دلہن کون ہے۔ یہ دلہن نیا نظام عالم ہے ایک ایسا نظام جو نرمی اور رحم پر منتج ہوتا ہے جو ابراہام کی طرح ہے تم اسے تیار کرو گے اور ایسا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ملنے سے ہو گا۔ اب آؤ کہ میں تمہیں بتاؤں کہ یہ نیا نظام کیا ہے۔ اس نظام کو حاصل کرنے کے لئے میرے فرزندو! تمہیں چاہئے کہ اسلامی طرز زندگی کو دوبارہ اپناؤ جس میں سچائی ہے۔ انصاف ہے اور بہادری ہے اور یہ باتیں قول سے بھی ہونی چاہئیں اور عمل سے بھی اور تمہیں چاہئے کہ تم میں غیرت پیدا ہو یہ ایک ایسا لفظ ہے جو مغرب میں کہیں نہیں پایا جاتا۔ آج کی ریٹ ریس میں یہ عمدہ اثاثہ ہے اور اس سے دارا کا تاج ملتا ہے اور یہ تاج درویش کے سر پر رکھا جاتا ہے۔

"ہاں تمہارے آگے بڑھنے" کا نعرہ تمہیں اوپر سے ملنا چاہئے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ ساری دنیا کا بھائی چارہ اور ساری دنیا کے لئے ڈھیروں ڈھیر محبت۔ خوب زور سے قدم مارو اور رنگ اور نسل اور فاشزم کے تمام نشانات مٹا کر رکھ دو۔ تمام مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہئے۔ تمام مرد بچے اور عورتیں متحد ہو جائیں۔ تاکہ وہ حرم کو بچا سکیں۔ وہ حرم جو نہایت مقدس گھر ہے۔

تم کب تک ان پرندوں کے ساتھ باہر کھڑے رہو گے جو کہ گاتے ہیں اور ناچتے ہیں یا تم شاہی سفید شاہین ہو اس لئے تمہیں چاہئے کہ تم اپنے پروں پر پرواز شروع کر دو۔ تمہاری خلقت میں یہی بات ہے کہ تم اوپر کی طرف اڑو۔ جس طرح کہ روشنی اوپر جاتی ہے۔ تمہیں شاہین و عقاب کی طرح ہونا چاہئے اور تمہارا مضبوط ایمان اس تاریک زمانے میں روشنی عطا کرنے والا ہو۔

تمہیں اس بات کو یاد کرنا چاہئے کہ ہمارے آباء و اجداد نے کس طرح قیصر و کسریٰ کے ظلم کو برداشت کیا تھا۔ انہوں نے ایسا کیا اور ان کے پاس حیدرؓ کی طاقت اور ابوذرؓ کا زہد تھا۔ ان کے پاس سلمانؓ کی لگن تھی۔ اور یہی ایک مسلمان کی خصوصیات ہیں جب مٹی کی ایک مٹھی میں ایمان پیدا ہونا شروع ہوتا ہے' سچائی اور حقیقت اس کے سامنے آتی ہے۔ تو یہ پر پرزے نکالنے لگتی ہے۔ اور اس کے پر پرزے ایسے ہو جاتے ہیں جیسے جبرائیل علیہ السلام کے۔ اب میرے فرزندو! اٹھو اور اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرو۔ یہ مضبوطی حیدرؓ کی ہونی چاہئے۔ اور ابوذرؓ کا فقر ہونا چاہئے اور سلمانؓ کی لگن ہونی چاہئے۔ اور جب وقت آجائے کہ تم کو دشمن کا مقابلہ کرنا پڑے تو تم میں سے ہر ایک ملت کی تقدیر کا رکھوالا بن جائے۔ جیسے کہ کیپٹن حق اور ان کے ساتھ کام کرنے والے جوان۔ ان سب نے مسکراتے ہوئے اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنا کام سرانجام دیا۔

اللہ تعالیٰ تمہیں وہ پر عطا کرے جو سفید شاہین کو ملتے ہیں۔ خدا کرے کہ تمہیں وہ آزادی نصیب ہو جس سے تم انتہائی بلندیوں تک پرواز کر سکو۔ جہاں پر تمہارے گلے میں کوئی پٹہ ڈالنے والا نہ ہو خاص طور پر امریکی ڈالر کا پٹہ تمہارے گلے میں نہ ہو۔ جہاں کہیں بھی تم ہو ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔

بقیہ صفحہ ۳

مطابق بھجواؤں گا۔ تم پر اعتبار کر کے نہیں۔ اس لئے اسے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں چھوڑتا ہوں اور وہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں میں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنا سامان کھولا تو انہوں نے دیکھا کہ ان کا وہ روپیہ جو انہوں نے غلہ کی قیمت کے طور پر دیا تھا واپس کر دیا گیا ہے۔

انہوں نے اپنے باپ سے کہا اس سے بڑھ کر ہم کیا چاہتے ہیں کہ ہماری رقم ہمیں واپس کر دی گئی ہے اور اگر ہمارا بھائی بھی ہمارے ساتھ جائے گا۔ تو ہم اپنے گھر والوں کو خوراک کا سامان لا دیں گے۔ اور اپنے بھائی کی ہر طرح حفاظت کریں گے۔ ان کے والد نے کہا کہ میں اسے تمہارے ساتھ اس وقت تک نہیں بھجواؤں گا جب تک تم اللہ کی طرف سے عہد نہ کرو کہ تم ضرور اسے میرے پاس واپس لاؤ گے۔ سوائے اس کے تم خود کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ۔ ابھی یہودا (بڑے بھائیوں میں سے ایک بھائی) نے اپنے باپ کے نزدیک آکر قسم کھائی اور سب کی طرف سے معاہدہ کیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس کی بات مان لی۔

اس طرح جب ان سب نے پکا وعدہ کیا اور ہر طرح سے اطمینان دلایا تو ان کے والد نے اس معاملے کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ کر ان کے بھائی بنیامین کو قافلہ کے ساتھ بھجوا دیا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سب ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مصر شہر کے الگ الگ دروازوں سے مصر میں داخل ہونا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش قسمت میں ہے تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میرا اصل یقین تو خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے نہ کہ اپنی تدبیر پر۔

تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر فاروق لغاری / ایٹمی پروگرام

سوموار کے روز صدر سردار فاروق احمد لغاری نے نیویارک میں اقوام متحدہ کے پاکستان مشن میں پاکستانی کمیونٹی کے لیڈروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کسی صورت میں بھی اپنے ایٹمی پروگرام کو جو امن کے لئے ہے ترک نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس پروگرام کو اپنے اوپر حملہ کرنے والوں سے بچاؤ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اور ایسا اس صورت میں کیا جائے گا جب کہ پاکستان کو کسی دوسرے ملک سے خطرہ پیدا ہو گا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہم اس پروگرام کے ماتحت اسلحہ تیار کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اگرچہ ہمارے پاس اسلحہ تیار کرنے کی ٹیکنیک بھی موجود ہے۔ لیکن چونکہ ہم اسے قیام امن اور استحکام امن کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں اس لئے اسلحہ سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یک طرفہ رول بیک کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پاکستان کو کسی طرح بھی اور کوئی طاقت بھی اس بات پر مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ یک طرفہ طور پر اپنے اس پروگرام کو رول بیک کر دے۔ طاقت کے زور پر اس مسئلے کا حل کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا۔ صدر لغاری نے کہا کہ ملک میں اس بات پر اتفاق رائے ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر کوئی سودے بازی نہیں ہو گی نہ انفرادی طور پر ایٹمی معاملے میں کسی کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں اپنے اختلافات کو دور کر کے ایسی پالیساں اختیار کریں گے جو ملک کے مفاد میں ہوں۔

جنوبی / افریقہ
دولت مشترکہ

جنوبی افریقہ کو دوبارہ دولت مشترکہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ۳۴ سال تک جنوبی افریقہ اس تنظیم سے الگ رہا ہے۔ اور الگ رہنے کی وجہ یہ تھی کہ وہاں نسلی پالیسی شدت اختیار کر گئی۔ دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل نے تمام ممبر ممالک سے جلد جلد مشورہ کیا اور اس کے نتیجہ میں جنوبی افریقہ کو ایک دفعہ پھر اپنا ممبر بنا لیا۔ اس کے سیکرٹری جنرل چیف انیکا آنوئیا اوکو ہیں جنہوں نے اس فیصلہ کا اعلان کیا۔ ۱۹۶۱ء میں جنوبی افریقہ الگ ہوا تھا۔ لیکن اب موجودہ حالات میں جب کہ وہاں ایک شخص ایک ووٹ کا اصول رائج ہو گیا ہے اور انتخابات کے بعد نیلسن منڈیلا وہاں کے صدر منتخب ہو گئے ہیں مناسب سمجھا گیا ہے کہ اس ملک کو دولت مشترکہ کا ممبر بنا لیا جائے۔ سیکرٹری جنرل نے اس سلسلے میں انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ دولت مشترکہ کے لئے جنوبی افریقہ جس کی آبادی ساڑھے تین کروڑ ہے خاصا مفید ثابت ہو گا۔ جنوبی افریقہ کو ملا کر اس وقت دولت مشترکہ کے ۵۱ ممبر ہیں اور اس کی آبادی ۷۳ فیصدی غیر سفید ہے۔ اب تک سفید اقلیت اس پر حکومت کرتی رہی ہے۔ اب نسلی امتیاز کی پالیسی ختم ہو گئی ہے اور وہاں آزادی کی صبح طلوع ہونے کی وجہ سے ہر شخص کو اس کا جائز حق ملنے کے مواقع فراہم ہو گئے ہیں۔

افریقہ

آج سے ۳۱ سال پہلے تنظیم اتحاد افریقہ (او-اے-یو) کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ گزشتہ روز اس کی سالگرہ منانے کے لئے انسٹی ٹیوٹ آف سٹرٹیجک سٹڈیز میں پروفیسر خواجہ مسعود نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایشیا اور افریقہ کے ممالک کو چاہئے کہ وہ متحد ہو کر اپنا ایک پلیٹ فارم بنائیں تاکہ موجود زمانے میں جو اقتصادی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں ان سے پوری طرح نبٹا جا سکے۔ اور اپنے اپنے علاقوں کی آبادی کو زندگی کے بہتر مواقع فراہم کئے جا سکیں۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ افریقہ کی ریاستیں ۳۱ سال تک نسل پرستی کی پالیسی کے خلاف لڑتی رہی ہیں اور اب اللہ تعالیٰ نے انہیں بھرپور کامیابی عطا کی ہے۔ جنوبی افریقہ میں جمہوریت کا رائج ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی کوششیں بار آور ہوئی ہیں۔ اب انہیں چاہئے کہ وہ اقتصادی اور ثقافتی نو آبادیاتی نظام کے خلاف جنگ کریں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ افریقہ کو مغرب نے خاصی رقوم دی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۷۵ ارب ڈالر دیئے گئے ہیں جو گراس ڈومیسٹک پراڈکٹ کا ۷۳ فیصد ہیں۔ لیکن یہ بات بھی یاد رہے اس طرح دی گئی رقوم حقیقی معنوں میں اپنے اندر اعتماد پیدا نہیں ہونے دیتیں اور جب تک کسی قوم میں اپنے زور بازو پر اعتماد پیدا نہ ہو اس وقت تک وہ کچھ نہیں کر سکتی۔ ضرورت تو پڑتی ہے اور دوسروں سے لئے بغیر گزارا ابھی نہیں ہوتا اور اب بھی یورپ اور امریکہ کو چاہئے کہ آئندہ سالوں میں ان علاقوں کی اس لئے مدد کی جائے کہ ایک لمبے عرصے تک ان کا استحصال کیا جاتا رہا ہے۔ یہ ایک ایسی ہی مثال ہو گی جیسے یہودیوں کو اب اس لئے رقوم دی جا رہی ہیں کہ جرمنی نے ہٹلر کے زمانے میں ان کو ختم کرنے کی جو کوششیں کی تھیں ان کا معاوضہ دیا جا سکے۔ اگرچہ افریقہ ان خطوط پر سوچ تو رہا ہے لیکن ابھی تک کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا گیا جو اس کے مستقبل کو اقتصادی طور پر بہتر بنا دے۔ چونکہ ایک لمبے عرصے سے اب افریقنوں کے لیڈر آگے آ رہے ہیں۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ خاصے آگے نکلنے کے اہل ہیں۔ جہاں تک او۔اے۔یو کے کردار کا تعلق ہے پروفیسر خواجہ نے کہا کہ افریقی ممالک کو زیادہ مؤثر کردار ادا کرنا چاہئے۔ افریقہ کی آبادی پچاس کروڑ ہے چاہئے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں اسے ایک سیٹ دی جائے۔ اور سیٹ اس لئے نہیں دی جا رہی کہ دنیا کے معیار کے مطابق ابھی افریقہ خاصا کمزور ہے۔

پولیس تشدد

لاہور ہائی کورٹ کے جج جسٹس میاں اللہ نواز نے کہا ہے کہ پولیس سٹیشن عام طور پر تشدد کا مرکز بن گئے ہیں۔ حالانکہ انہیں شہریوں کی حفاظت کی ڈیوٹی سپرد کی جاتی ہے۔ جسٹس میاں اللہ نواز نے ایس۔پی کرائم برانچ بہاول پور سے کہا وہ تحقیقات کریں اور فوری طور پر ڈپٹی رجسٹرار ہائی کورٹ بہاول پور بنچ کو رپورٹ پیش کریں۔ ایسا کرنے کے لئے انہیں پندرہ دن کا عرصہ دیا گیا۔ یہ تحقیقات ایک پولیس افسر کے متعلق ہے جس نے اورنگزیب عثمانی ابن جاوید فضل عثمانی ایڈووکیٹ پر پولیس حراست کے دوران تشدد کیا۔ بتایا گیا ہے کہ اورنگ زیب عثمانی جن کی عمر ۱۸ سال ہے کو ۲۱ مئی کو ایس۔ایچ۔او سول لائنز پولیس بہاول پور نے چوری کی دو وارداتوں کے سلسلے میں حراست میں لیا تھا۔ پولیس اورنگ زیب کو مسافر خانہ پولیس سٹیشن میں لے گئی جہاں تحقیقات کے دوران جسمانی تشدد کیا گیا۔ میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق اورنگ زیب عثمانی کے جسم پر پانچ زخم پائے گئے جو پولیس کے جسمانی تشدد کا نتیجہ تھے۔ جج موصوف نے کہا کہ یہ بات نہایت شرمناک ہے اور مزید اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستان ایک اسلامی اور رفاہ عامہ کی ریاست ہے لیکن یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ یہاں پولیس سٹیشن تشدد کا مرکز بن گئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ شہریوں کو حفاظت فراہم کرتے۔ ہم نے اس سلسلے میں اکثر سوچا ہے اور ہم حیران ہوتے ہیں کہ الزام جرم کے زمرے میں اس وقت آتا ہے جب الزام ثابت ہو جائے اور جب تک ثابت نہ ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ تو پھر ملزم پر تشدد کیوں کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ الزام کو جرم ثابت کرنا اور اس لئے سزا مقرر کرنا تو عدالت کا کام ہے۔ لیکن اکثر پولیس سٹیشن اگر سب کے سب نہیں تو ایسے ہیں کہ جہاں پر ادھر ملزم ان کے ہاتھ آیا اور ادھر اس کی پٹائی شروع کر دی گئی اور بعض اوقات اتنا تشدد کیا جاتا ہے کہ ملزم بیچارہ جرم ثابت ہونے سے پہلے ہی اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ کیا اسلامی قوانین اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ الزام لگنے پر ہی انسان پر تشدد شروع کر دیا جائے اور اس بات کو نوبت ہی نہ آنے دی جائے کہ یہ الزام جرم ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ عالم بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۱۴۰۴۱ بیوہ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب نواں کوٹ احمدیاں ضلع حیدر آباد رہے وصیت کی تھی اس کے بعد سے ان کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں اگر وہ خود پڑھیں یا اگر کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدرٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •

• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔

• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بوئیرک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر ربوہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 / 04524-211283
فیکس (92-4524) 212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- جون-1994ء
لو اور گرمی کی شدت زوروں پر ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 47 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں ناموس صحابہ بل پیش کرنے اور اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی تقرری کے موضوع پر سخت ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا۔ سپیکر اجلاس پر قابو نہ پا سکے تو انہوں نے اجلاس ملتوی کر دیا۔ ایوان چیخ و پکار' طرح طرح کی آوازوں سے گونجتا رہا۔ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ وزیر قانون پانی کے مسئلے پر بیان دیتے رہے اعظم طارق ناموس صحابہ بل پڑھتے رہے۔ اجلاس ملتوی ہونے کے بعد سپاہ صحابہ کے اعظم طارق ڈائس پر چڑھ گئے اور حزب اختلاف کے اراکین سے (اجلاس نہ ہونے کے باوجود) بل کو "منظور" کروایا۔ اس سے قبل اپوزیشن کے اراکین نے اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی تقرری پر بحث کے لئے درخواست دیتے ہوئے مختلف آئینی شقوں کا حوالہ دیا لیکن سپیکر نے بحث کی اجازت نہ دی جس پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔

○ وزیر قانون اقبال حیدر نے کہا ہے کہ ناموس صحابہ بل متنازعہ ہے یہ پاس ہوا تو مولوی کو دوسروں کو قتل کرنے کے لئے تلوار مل جائے گی۔ ۹۸ فیصد مسلمان آبادی کے اس ملک میں اس قسم کے قانون کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ قومی اسمبلی میں اعظم طارق کا رویہ غیر اخلاقی' غیر قانونی' غیر آئینی اور غیر جمہوری تھا۔ انہوں نے کہا کہ محرم الحرام کی آمد پر اس بل کو پیش کرنا فسادات کی آگ میں دھکیلنے کی سازش ہے۔

○ مولانا فاروقی نے ناموس صحابہ بل پیش کرنے کی اجازت نہ ملنے پر تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ اپوزیشن نے کہا کہ جمعرات کو بجٹ نہیں بلکہ ناموس صحابہ بل پیش ہو گا۔ اپوزیشن نے بجٹ روکنے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ پنجاب حکومت نے نواز شریف کے خلاف دو کروڑ روپے کی زمین ۳۰ ہزار میں بیچنے کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ نواز شریف کے خلاف کرپشن کے اس پہلے مقدمے کا انکشاف گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کیا انہوں نے کہا کہ سابق ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے نے شریف برادران سے مبینہ طور پر سازباز کر کے نواز شریف پارک واقع فیروز پور روڈ کی کمرشل زمین کو کوڑیوں کے مول فروخت کر دیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے رہنماؤں کا خصوصی طیارہ کھیتوں میں اتار ناپڑا تمام مسافر اور رہنما محفوظ رہے۔ اپوزیشن لیڈروں نے کہا ہے کہ یہ اپوزیشن کے رہنماؤں کو قتل کرنے کی سازش تھی۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ کرپٹ لوگوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ مجرموں کو ضرور جیل بھیجا جائے گا۔ نواز شریف گرمی کے موسم میں ائرکنڈیشنر کے بغیر جیل میں ایک دن بھی گزار لیں تو انہیں پتہ لگ جائے گا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم بجٹ میں عام آدمی پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے خلاف لگائے گئے جھوٹے الزامات کی تحقیقات ہو رہی ہیں اپوزیشن کے خلاف بہت جلد قانونی کارروائی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن بہت جلد اپنی سیاسی موت مر جائے گی۔

○ بجٹ سے قبل کے اقتصادی جائزہ میں بتایا گیا ہے کہ اس سال افراط زر کی شرح ۱۰ فیصد اور قومی پیداوار میں اضافہ ۴ فیصد رہا۔ برآمدات میں ۳ فیصد کمی تجارتی توازن میں ۳۵ فیصد بہتری ہوئی۔ زرمبادلہ کے ذخائر دو ارب ۱۰ کروڑ ڈالر ہو گئے۔

○ پارلیمنٹ میں آتشزدگی کی تحقیقاتی رپورٹ میں چیئرمین سی ڈی اے سمیت ۱۲۔ افسران ذمہ دار قرار دیئے گئے ہیں۔ ان سب کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

○ آزاد کشمیر کی حدود میں فنی خرابی کی وجہ سے ایک فوجی ہیلی کاپٹر گر جانے سے ایک بریگیڈیئر ہلاک اور ۳۔ افسر زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں ایک میجر جنرل شامل ہیں۔

○ آئینی ماہر حاجی سیف اللہ نے کہا ہے کہ آئین کے تحت قائم مقام چیف جسٹس کی طرح سینئر ترین جج ہی مستقل چیف جسٹس بن سکتا ہے۔ یہ صوابدیدی اختیار نہیں ہے۔

○ سی ڈی اے کے چیئرمین سعید مہدی اور قومی اسمبلی کے سابق سیکرٹری خان گورایہ کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر قانون نے کہا ہے کہ سپیکر اعظم طارق کی رکنیت معطل کر دیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس بل کے محرکین توہین صحابہ و اہل بیت کے مرتکب افراد کو سزائے موت اور ۸۰ کوڑوں کی سزا دلوانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اعظم طارق نے سپیکر کی کرسی پر چڑھ کر آئین قانون اور پارلیمانی روایات کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔

○ پاکستان بھر میں قیامت خیز گرمی سے آٹھ عورتوں اور چھ بچوں سمیت ۲۹۔ افراد ہلاک ہو گے۔ چیچہ وطنی میں پانچ' احمد پور شرقیہ میں چھ' ڈیرہ اسماعیل خان میں دو' جڑانوالہ میں ایک اور سندھ میں پندرہ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن نے وزیر خزانہ سے مذاکرات کے بعد لانگ مارچ ختم کر دیا ہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ نہیں ہوا۔ کلرکوں کے مطالبات پر غور کی یقین دہانی کروادی گئی۔

○ بلوچستان کے سیاسی لیڈر نواب اکبر بگتی نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو سیاسی آزادی ملنی چاہئے۔ انہوں نے مرتضیٰ بھٹو کو رہائی کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس سے سیاست پر مثبت اثرات مرتب ہونگے۔

○ چکوٹھی سیکٹر میں پاکستان اور بھارت کی افواج کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی۔ بھارتی فوج کی بلااشتعال فائرنگ سے ایک شہری شہید اور دو زخمی ہوئے اس کے بعد دونوں افواج میں فائرنگ کا زبردست تبادلہ ہوا۔ اس سیکٹر میں سرحد پار سے پاکستانی علاقے پر چار ماہ سے فائرنگ ہو رہی ہے۔

○ جمعرات کے روز شام سوا پانچ بجے قومی اسمبلی میں خزانہ کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین بجٹ پیش کریں گے۔

○ جمہوری وطن پارٹی نے سردار اختر مینگل کو بلوچستان کا اپوزیشن لیڈر ماننے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ نوابزادہ سلیم بگٹی بدستور اپوزیشن لیڈر رہیں۔

○ تربیلا ڈیم میں دو فٹ یومیہ کے حساب سے پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ اس سے بجلی کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے سندھ میں مخلوط حکومت کے قیام کی کوشش میں رابطے شروع کر دیئے ہیں اس کے مطابق مخدوم خاندان کو گورنر شپ' ممتاز بھٹو کو وزارت اعلیٰ اور ایم کیو ایم کو سپیکر شپ دی جائے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر لغاری کے برقرار رہنے سے ملک کی مزید بدنامی ہو گی۔ وائس آف امریکہ سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ بھارت میزائلوں پر کام کر رہا ہے اور ملک کے حکمران ملک لوٹنے پر لگے ہوئے ہیں۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ اگر مسلم لیگ (ج) اور پیپلز پارٹی میں ذرا بھی رخنہ پڑا تو گورنری چھوڑ دوں گا۔

○ پیپلز پارٹی کے ذرائع کا کہنا ہے کہ بجٹ مختلف طبقوں کو متاثر کرے گا لیکن کڑوی گولی بعد میں مریض کو فائدہ دے گی۔

○ امریکی قونصل جنرل متعین لاہور نے کہا ہے کہ صدر لغاری کے کامیاب دورہ امریکہ سے پاک امریکہ تجارت بڑھے گی۔

○ ایم کیو ایم نے کہا ہے کہ الطاف حسین وطن واپس نہیں آرہے۔ مرتضیٰ بھٹو گرین سگنل ملنے پر وطن آئے۔ اور بااثر قوتوں کی وجہ سے ان کی ضمانت ہو گئی۔

○ سری لنکا میں ۴۰ تامل چھاپہ ماروں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ شمالی جزیرہ جافنا میں فوج نے دو کارروائیاں کیں۔

○ روس اور چین نے کہا ہے کہ وہ شمالی کوریا کے خلاف اقتصادی پابندیوں کی مخالفت نہیں کریں گے۔

منتقلی حماد کلینک
حماد کلینک کمیٹی مارکیٹ گولبازار ربوہ سے سراج مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ جہاں ڈاکٹر عبدالخالق خالد مریضوں کا طبی معائنہ و علاج معالجہ کریں گے
اوقات مشورہ: ۶ بجے شام تا 9 بجے رات

موزوں قطعہ زمین برائے فروخت
سول لائنز راولپنڈی میں راشد منہاس روڈ (میو روڈ) پر واقع ایک نہایت باموقع اور موزوں قطعہ زمین رقبہ چار کنال فوری فروخت کیلئے دستیاب ہے۔
رابطہ راولپنڈی:
سید ناصر احمد فون: 563022
رابطہ ربوہ:
معرفت دفتر الفضل
فون: 449

احمد برادرز
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج۔ گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون ۴۲۰۹۶۹
۸۴۱۰۲۵